پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں (رکوع سے پہلے) پندرہ (۱۵) مرتبہ یہ (الفاظ) کہیں:

''سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ ط''

پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی (رکوع کی تسبیح کے بعد) یہی کلمات دس (۱۰) مرتبہ کہیں،

پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی (کھڑے کھڑے) یہی کلمات دس (۱۰) مرتبہ کہیں،

پھر سجدہ میں چلے جائیں اور سجدہ میں بھی (سجدہ کی تسبیح کے بعد) یہی کلمات دس (۱۰) مرتبہ کہیں،

پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں (اللہ اکبر کہنے کے بعد بیٹھے بیٹھے) یہی کلمات دس (۱۰) مرتبہ کہیں،

پھر دوسرے سجدہ میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہیں،

پھر (دوسرے) سجدہ کے بعد بھی (بیٹھ کر کھڑے ہونے سے پہلے) یہی کلمات دس (۱۰) مرتبہ کہیں،

چاروں رکعتیں اس طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمات پچہتر (۷۵) مرتبہ کہیں، اس طرح چار رکعت میں یہ کلمات تین سو (۳۰۰) مرتبہ کہے جائیں گے۔

اس ترتیب کو بتانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے میرے چچا!

اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں، اور اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں، اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ ہی لیں۔

(ابوداود، ابن ماجہ ص ۹۹ باب ماجاء فی صلوٰۃ التسبیح، بیہقی، ترمذی، معارف الحدیث)

صلوٰۃ التسبیح کا دوسرا طریقہ

حدیث: صلوٰۃ التسبیح کا جو طریقہ اور اس کی جو ترکیب امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ اس میں دوسری عام نمازوں کی طرح قرأت سے پہلے ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ الخ اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھنے کا بھی ذکر ہے اور ہر رکعت کے قیام میں قرأت سے پہلے کلمات "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ط" پندرہ/۱۵ مرتبہ اور قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے یہی کلمات دس/۱۰ مرتبہ پڑھنے کا بھی ذکر ہے، اس طرح ہر رکعت کے قیام میں یہ کلمات پچیس/۲۵ مرتبہ ہو جائیں گے اور اس طریقہ میں دوسرے سجدہ کے بعد یہ کلمات کسی بھی رکعت میں نہیں پڑھے جائیں گے اس طرح اس طریقہ کی ہر رکعت میں بھی اس کلمات کی مجموعی تعداد پچہتر/۷۵ اور چاروں رکعتوں کی مجموعی تعداد تین سو/۳۰۰ ہوں گی، بہر حال صلوٰۃ التسبیح کے یہ دونوں

ہی طریقے منقول اور معمول ہیں، پڑھنے والے کے لئے گنجائش ہے جس طرح چاہے پڑھیں۔ (معارف الحدیث ۲۷۳)

تشریح: کتب حدیث میں صلوۃ التسبیح کی تعلیم و تلقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم اور آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت اپنی سند سے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ان کے علاوہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما اور فضل ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس کو روایت کیا ہے، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الخصال المکفرۃ'' میں ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا رد کرتے ہوئے ''صلوٰۃ التسبیح'' کی روایات اور ان کی سندی حیثیت پر تفصیل سے کلام کیا ہے اور ان کی بحث کا حاصل یہ ہے کہ یہ حدیث کم از کم ''حسن'' یعنی صحت کے لحاظ سے دوم درجہ کی ضرور ہے، اور تابعین اور تبع تابعین حضرات سے (جن میں عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر امام بھی شامل ہیں) صلوٰۃ التسبیح کا پڑھنا اور اس کی فضیلت بیان کر کے لوگوں کو اس کی ترغیب دینا بھی ثابت ہے اور یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ ان حضرات کے نزدیک بھی ''صلوٰۃ التسبیح'' کی تلقین اور ترغیب بھی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے، اور اس زمانہ کے بعد تو یہ صلوٰۃ التسبیح اکثر صالحین امت کا معمول رہا ہے۔

(معارف الحدیث ۳/۲۷۱)

بزرگوں کا معمول

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ نماز ہر جمعہ کے دن پڑھا کرتے تھے۔
ابوالجوز تابعی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ ظہر کی اذان سے قبل مسجد کو جاتے تھے اور جماعت کھڑی ہونے تک میں یہ نماز پڑھ لیتے تھے۔
حضرت عبدالعزیز ابن رواد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جس کو جنت حاصل کرنا ہو اس کو صلوٰۃ التسبیح مضبوطی سے پکڑ لینی چاہئے۔
ابوعثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مصیبتیں اور پریشانیوں اور غموں کو دور کرنے کے لئے صلوٰۃ التسبیح جیسی بہتر چیز میں نے نہیں دیکھی۔ (آئینۂ نماز)

فضائل

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ایک صحابی (عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما) کو ''صلوٰۃ التسبیح'' کی تلقین کرنے کے بعد ان سے فرمایا ''تم اگر بالفرض دنیا کے سب سے بڑے گنہگار رہوں گے، تب بھی اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے گا۔

(سنن ابی داود جلد ۱، ص ۱۹۱، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ التسبیح)

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو بھی صلوٰۃ التسبیح کی تلقین فرمائی تھی، البتہ مذکورہ حدیث میں چار کلمات کے ساتھ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط'' بھی آیا ہے (جس سے اس کو ملا لیا جائے تو بہتر ہے)۔

نیت: میں اللہ کے واسطے صلوۃ التسبیح کی چار رکعت نفل نماز پڑھنے کی نیت کرتا ہوں، منہ میرا کعبہ شریف کی جانب اللہ اکبر۔

صلوٰۃ التسبیح میں پڑھے جانے والے کلمات کی فضیلت

مذکورہ کلمات کی فضیلت متعدد احادیث میں وارد ہوئی ہے وہ یہ ہے:

(۱) یہ چار کلمات اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔

(۲) ان چاروں کلمات کو جو شخص پڑھتا رہے گا، اس کے لئے کلمات کے ہر حرف کے بدلہ دس (۱۰) نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے ان چار کلمات کا پڑھنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہو (یعنی دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے)۔

(۴) قرآن مجید کے بعد یہ سب سے افضل کلام ہے اور حقیقت میں تو یہ قرآن کے ہی کلمات ہیں۔

(۵) جنت کی مٹی بہت ہی عمدہ ہے اور پانی بہت ہی میٹھا۔ جنت ایک خالی میدان ہے اور اس کے پودے یہ چار کلمات ہی ہیں (جو شخص جتنی زیادہ مقدار میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اتنی ہی مقدار میں اس کی جنت سرسبز وشاداب رہتی ہے۔)

(۶) اس کے ہر ایک کلمہ کے بدلہ میں تمہارے لئے جنت میں ایک پودا لگا دیا جاتا ہے۔

(۷) جہنم سے (بچاؤ کے لئے) سپر (ڈھال) سنبھال لو، ان (چار کلمات کو پڑھا کرو) کیونکہ یہ کلمات (پڑھنے والے کے) دائیں بائیں اور آگے پیچھے (ہر طرف سے بچانے کے لئے) آئیں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

(۸) ہر تسبیح (سبحان اللہ) صدقہ (موجب ثواب) ہے اور ہر تحمید (الحمد للہ) صدقہ (باعث ثواب) ہے اور ہر تہلیل (لآالہ الاّ اللہ) صدقہ (موجب ثواب) ہے اور ہر تکبیر (اللہ اکبر) صدقہ (موجب ثواب) ہے۔

(۹) بیشک اللہ تعالیٰ نے (قرآن میں سے) ان چار کلمات کو منتخب فرمایا ہے۔

(۱۰) ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے خطاب کر کے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز اُحد (پہاڑ) کے برابر عمل نہیں کرسکتا؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا کون کرسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کرسکتا ہے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سبحان اللہ'' (کا ایک بار کہنا ثواب میں) اُحد سے بہت بڑا ہے، اور (اسی طرح) ''لاالٰہ الااللہ'' (ثواب میں) اُحد سے بہت بڑا ہے اور اسی طرح ''الحمد للہ'' (ثواب میں) اُحد سے بہت بڑا ہے اور اسی طرح ''اللہ اکبر'' (ثواب میں) اُحد سے بہت بڑا ہے۔ (حصن حصین ص ۴۱۵)

(۱۱) سو (۱۰۰) مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کا ثواب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کے سو (۱۰۰) غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور سو (۱۰۰) مرتبہ ''الحمد للہ'' کہنے کا ثواب ایسے سو (۱۰۰) گھوڑوں کے برابر ہے جن پر زین کسی ہوئی ہو اور لگام لگی ہوئی ہو اور ان پر جہاد میں غازیوں کو سوار کرا دیا جائے، اور سو (۱۰۰) مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہنے کا ثواب ان سو (۱۰۰) مقبول اونٹوں (کے ذبح کیے جانے) کے برابر ہے جن کی گردنوں میں قربانی کا پٹہ پڑا ہوا ہو، اور ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ'' کا ثواب زمین اور آسمان کے درمیان کو بھر دیتا ہے۔ (حصن حصین ص ۱۵۴، ۱۶۴، فضائل اعمال)

مذکورہ کلمات ہی صلوۃ التسبیح میں (۳۰۰) مرتبہ پڑھے جاتے ہیں۔

مسائل

(۱) یہ نماز مکروہ اوقات کے علاوہ ہر وقت پڑھ سکتے ہیں۔ (طحطاوی)

(۲) بہتر یہ ہے کہ اس نماز کو زوال کے بعد ظہر سے پہلے پڑھ لیں (جس طرح کہ ایک حدیث میں بعدِ زوال کے الفاظ آئے ہیں) لیکن زوال کے بعد پڑھنے کا وقت نہ ملے تو کسی بھی وقت پڑھ لیں۔

(۳) دوسری اور چوتھی رکعت میں التحیات سے پہلے ان کلمات کو پڑھیں۔

(۴) اس نماز کے لئے کوئی سورت طے نہیں ہے جو سورت چاہے پڑھ سکتے ہیں، بعض روایات میں ہے کہ جو بھی سورت پڑھیں بیس (۲۰) آیات جتنی ہوں تو بہتر ہے۔ (بحر الرائق)

(۵) ان تسبیحات کی گنتی زبان سے کبھی بھی نہ کریں کیونکہ زبان کے ذریعہ گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی، تسبیح ہاتھ میں پکڑ کر یا انگلیوں سے گننا مکروہ ہے، اس وجہ سے بہتر یہ ہے کہ انگلیاں جس جگہ رکھی ہوئی ہوں ان کو وہیں رکھ کر ہر کلمہ پر انگلی دبا کر گنتی کرتے رہیں۔ (طحطاوی)

(۶) جس رکن میں یہ تسبیح پڑھنا بھول جائیں تو آگے کے رکن میں اسے پورا کرلیں البتہ جو تسبیحات چھوٹ گئی ہوں ان کی قضا رکوع سے اٹھ کر اور دونوں سجدوں کے درمیان نہ کریں، اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد جب بیٹھیں تو اس میں بھی متروکہ تسبیحات کی قضا نہ کریں بلکہ ان کی تسبیحات کو دس (۱۰) دس مرتبہ پڑھ لیں اور اس کے بعد جو رکن ہو اس میں متروکہ تسبیحات کو ادا کرلیں۔

(۷) اگر کسی وجہ سے سجدۂ سہو پیش آجائے تو اس میں یہ تسبیحات نہ پڑھیں، البتہ کسی رکن میں بھول سے تسبیح پڑھنا رہ گیا ہو جس کی وجہ سے پچھتّر (۷۵) کی تعداد میں کمی ہو رہی ہو اور ابھی تک قضا نہ کی ہو تو اُسے سجدۂ سہو میں پوری کرلیں۔

• • •

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ ② مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ ③ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ ④ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ ⑤ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦

● ● ●

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ ⑱ ★

(آل عمران ٣:١٨)

★ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ يَا رَبِّ

● ● ●

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ② لَمْ يَلِدْ ۙ۬ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④

(الاخلاص ١١٢: ١-٤)

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ، سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ ط
سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَبِحَمۡدِہٖ، اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ ط

●●●

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ
سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَبِحَمۡدِہٖ
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ ط

●●●

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ، سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ ط
اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الۡعَظِیۡمَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ ط

●●●

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ ط

●●●

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

●●●

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

●●●

دنیا کی تیس (۳۰) اور آخرت کی ستّر (۷۰) ضرورتیں پوری فرمائے گا۔

فضیلت: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد سورۂ اخلاص سو (۱۰۰) مرتبہ اور درود شریف سو (۱۰۰) مرتبہ اور ستّر (۷۰) مرتبہ یہ (مندرجہ ذیل) دعا پڑھے گا، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی سو (۱۰۰) ضرورتیں پوری فرمائیں گے، جن میں سے تیس (۳۰) دنیا کی اور ستّر (۷۰) آخرت کی، وہ دعاء یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ
وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَنْ مَّنْ سِوَاكَ ط

(حدیث: سعادتِ دارین، مولانا احمد اشرف راندیریؒ)

دنیا میں روزی دے گا اور وفات کے بعد جنت ملے گی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

فضیلت: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تین شخص کی روزی اور جنت کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے یعنی جب تک زندہ رہے گا تب تک اللہ تعالیٰ اس کو روزی دیں گے اور مرنے کے بعد جنت عطا کریں گے۔

(۱) ایک وہ شخص جو گھر میں آ کر گھر والوں کو سلام کرتا ہے۔
(۲) دوسرا وہ شخص جو مسجد کی جانب نماز کے لئے جاتا رہتا ہے۔
(۳) تیسرا وہ شخص جو جہاد فی سبیل اللہ (اللہ کے راستہ میں جہاد) کے لئے گھر سے نکلتا ہے۔ (ابوداود شریف)

ذرا سوچو! جنت اسی کو ملے گی جو اس دنیا سے ایمان کے ساتھ گیا ہوگا یا گئی ہوگی انشاءاللہ، مذکورہ اعمال کرنے سے اس شخص کے حسنِ خاتمہ کی بشارت ہے۔ اللہ پاک عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے، دنیا میں رزق کا مسئلہ حل ہو جائے گا اور انشاءاللہ دنیا سے ایمان کے ساتھ رخصت ہوگا۔

وضو کے وقت کی خاص دعا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ط

فضیلت: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص وضو کرتے وقت مذکورہ بالا دعا پڑھتا ہے اس کے لئے (مغفرت کا) ایک پرچہ لکھ کر اور پھر اس پر مہر لگا کر رکھ دیا جاتا ہے قیامت کے دن تک اس کی مہر نہ توڑی جائے گی (اور وہ مغفرت کا حکم برقرار رہے گا)۔ (حصنِ حصین: ص ۱۰۰)

• • •

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ

پہلی صف میں کھڑے رہنے کی فضیلت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی صف میں کھڑے رہنے والے مصلیوں سے متعلق ارشاد فرمایا: جو (مصلی) پہلی صف میں امام کے بالکل پیچھے کھڑا رہتا ہے، اس کے لئے سو (۱۰۰) نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو لوگ پہلی صف میں (امام کے) دائیں جانب کھڑے رہتے ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے پچہتر (۷۵) نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو لوگ پہلی صف میں (امام کے) بائیں جانب کھڑے رہتے ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے پچاس (۵۰) نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے، اس کے بعد بقیہ صفوں میں کھڑے رہنے والے ہر ایک کو پچیس (۲۵) نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ (حامش، کنز العمال، ماخذ: فتح القدیر: ۲۷)

صفوں کی خالی جگہوں کو پُر کرنے کی فضیلت

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو انسان صف کے درمیان خالی جگہوں کو پُر کر دیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے اس عمل کے بدلہ جنّت میں ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور اسکے لئے جنّت میں ایک محل بنا دیتے ہیں۔'' (الترغیب والترہیب: ۶۷۸)

صحیح عقیدہ رکھنے والا مسلمان جنّت کے جس دروازہ سے چاہے گا داخل ہو سکے گا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے یہ کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ ط (حصن حصین)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی بندی کے بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ (پیدائش) ہیں حضرت مریم علیہا السلام کی طرف جس کو (بواسطہ حضرت جبرئیل علیہ السلام) پہنچایا اور اللہ کی طرف سے ایک جاندار (چیز) ہیں، جنت (بھی) حق ہے اور دوزخ (بھی) حق ہے۔

تو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے گا اللہ تعالیٰ داخل فرمائیں گے۔

فائدہ: جنت میں داخل ہونے کے لئے تو ایک دروازہ بھی کافی ہے پھر آٹھوں دروازوں کا کھل جانا یہ اعزاز و اکرام کے طور پر ہے۔
(جنت کے حسین مناظر ص ۱۴۴/۱۴۵)

فضیلت:

''مسندِ احمد'' میں ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک ہزار آیتیں پڑھے، تو اس کو قیامت کے روز انبیاء، صدّیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھا جائے گا۔ (تفسیر ابنِ کثیر، ج:۱،ص:۵۹۷)

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک چلّہ میں سورۂ یٰس کی روزانہ تلاوت کریں گے تو انشاء اللہ یہ فضیلت ہم کو بھی حاصل ہو جائے گی۔

نوٹ: ایک چلّہ = چالیس (۴۰) دن (40 days)

سورۂ یٰسٓ کی فضیلت

فضیلت: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے روز اپنے والدین کی یا ان میں سے کسی کی قبر کی زیارت کرے اور وہاں سورۂ یٰسٓ پڑھے تو ان کی مغفرت کردی جائے گی۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کے ہر حرف کے بدلہ اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

(ابن عدی فی الکامل: ۵/ ۱۵۲، ابونعیم فی اخبار اصبہان: ۱/ ۲۵، ابن النجار فی تاریخہ فی آخرہ، فضائل السور: ۶۷)

سورۂ دخان پڑھنے کی فضیلت

فضیلت: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات (جمعرات کا سورج غروب ہونے کے بعد) سورۂ دخان (پارہ ۲۵) پڑھے، تو صبح کو مغفرت کی حالت میں اٹھے گا اور حورِعین سے اس کا عقد کیا جائے گا۔

(الدیلمی بہ روایت ابی رافع رضی اللہ عنہ کنز العمّال: ۱/ ۵۹۲، ح: ۲۶۹۷، جمعہ: ایک مبارک دن: ۲۹)

ختمِ قرآن پر جنت کے درخت کا تحفہ

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور (انعام میں) جنت کا ایک عظیم الشان درخت عطا کیا جاتا ہے۔

(شعب الایمان بیہقی، بدور السافرہ ۱۸۷۷)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآنِ پاک کو دیکھ کر یا یاد سے (زبانی) تلاوت کیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کو ایک ایسا درخت (انعام میں) عطا فرمائیں گے کہ اگر کوئی کوّا اس کی ٹہنیوں کو چھوڑ کر اڑے تو اس کے پتّے کا فاصلہ طے کرنے سے پہلے اس پر بُڑھاپا طاری ہو جائے۔

فائدہ: یہ فضیلت حافظ اور ناظرہ خواں دونوں قسم کے لوگوں کے لئے ہے۔ جو بھی قرآنِ پاک ختم کرے گا اس کو انعام میں اتنا بڑا درخت عطا کیا جائے گا، حدیث پاک میں کوّے کی مثال اس لئے دی گئی ہے کہ کوّا دوسرے پرندوں کی بہ نسبت بڑی عمر رکھتا ہے کہا جاتا ہے کہ ایک کوّے کی عمر اوسطاً دوسو ڈھائی سو برس ہوتی ہے، یہاں حدیث میں درخت کی لمبائی متعین کرنا مقصود نہیں بلکہ اس کی کثیر لمبائی کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔

(جنت کے حسین مناظر:۹۶ ۴۹۷/۴، البزار، الطبرانی مجمع الزوائد ۷/ ۱۶۵)

جنت کے درجات کس چیز کے ہیں؟

حدیث: جناب نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جنت کے سو (۱۰۰) درجے ہیں۔ ان میں کے ہر درجے کا درمیانی فاصلہ آسمان وزمین کے فاصلہ کے برابر ہے۔ ان میں سے پہلے درجہ کے گھر، کمرے، اس کے دروازے، پلنگ اور ان کے تالے (سب) چاندی کے ہوں گے اور دوسرے درجہ کے گھر، کمرے، اس کے دروازے، اس کے پلنگ اور اس کے تالے سونے کے ہوں گے اور تیسرے درجہ کے گھر، اس کے کمرے، اس کے دروازے، اس کے پلنگ اور اس کے تالے یاقوت، لؤلؤ اور زبرجد کے ہوں گے، اور باقی ستانوے ۹۷ درجے کس چیز سے بنے ہیں سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ (جنت کے حسین مناظر ۲۰۶/ ۲۰۷)

فردوس عرش سے کتنا قریب ہے؟

حدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے فردوس مانگا کرو، کیونکہ یہ جنت کا عمدہ حصہ ہے۔ (اس فردوس کے) رہنے والے جنتی عرش کی چر چراہٹ (کی آوازیں) سنیں گے۔ (جنت کے حسین مناظر:۲۰۶)

مہمان نوازی کی عظیم سعادت اور فضیلت

فضیلت: نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جو کوئی شخص اپنے بھائی کو وہ چیز کھلائے جو وہ کھانا چاہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ (۱۰۰۰۰۰۰) نیکیاں لکھتے ہیں، اسکے دس لاکھ (۱۰۰۰۰۰۰) گناہ معاف فرماتے ہیں، اور اسکے دس لاکھ (۱۰۰۰۰۰۰) درجات بلند کرتے ہیں اور اس کو تین جنتیں یعنی کہ (۱) جنت الفردوس (۲) جنت عدن (۳) جنت خلد میں سے کھانا کھلاتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

اور فرمایا کہ، جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے بھائی کی مہمان نوازی کرتا ہے اور اس کا کوئی بدلہ اور شکریہ نہیں چاہتا، تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں دس فرشتوں کو بھیج دیتے ہیں، جو ایک سال تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح (سبحان اللہ) تہلیل (لا الہ الا اللہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) کرتے رہتے ہیں اور اسکے لئے مغفرت کی دعاء کرتے رہتے ہیں اور جب سال ختم ہوجاتا

ہے،تو ان فرشتوں کی پورے سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ ہے کہ اسے جنت الخلد یعنی کبھی نہ فنا ہونے والی جنت میں سے کھلائے۔ (کنز العمال)

اور فرمایا کہ، مہمان کو کھانا کھلانے میں پانچ فوائد ہیں:

(۱) مال اور رزق میں زیادتی ہوتی ہے۔(۲) اس کے گھر سے بیماری دور ہوتی ہے۔(۳) اللہ تعالیٰ اس گھر والوں پر سے مصیبت اٹھا لیتے ہیں۔(۴) قیامت تک اس میزبان کی قبر نور سے روشن رہے گی۔ اور(۵) قیامت میں اسے اللہ تعالیٰ کا دیدار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

اور فرمایا کہ جس کسی نے مہمان کو پیٹ بھر کھانا کھلایا تو جیسے اس نے بنی اسرائیل کے ساٹھ (۶۰) پیغمبروں کو شکم سیر کر دیا اور فرمایا کہ مہمان کی مہمان نوازی اور عزت اللہ تعالیٰ کے یہاں ستّر ہزار (۷۰۰۰۰) نفل رکعات سے زیادہ پسند ہے اور فرمایا کہ جس کسی نے مہمان کو پیٹ بھر کھانا کھلایا تو اس نے اپنے اوپر جنت واجب کر لی اور کسی نے مہمان سے کھانا دور رکھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے فضل و کرم سے دور رکھیں گے اور اسے دہکتی ہوئی آگ کے سخت عذاب میں ڈال دیا جائے گا۔

(تذکرۃ الواعظین، شمارہ:۱۹، صفحہ:۱۰۵)

۱۰ لاکھ = **1 MILLION**

مصیبت زدہ کی مدد

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی پریشان حال کی امداد کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتّر (۷۳) مغفرت لکھے گا۔ جن میں ایک مغفرت تو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کے لئے کافی ہے اور بہتّر (۷۲) مغفرتیں قیامت کے دن اس کے لئے درجات ہو جائیں گی۔

(بیہقی، حیات المسلمین ص ۶۹)

قرض کی ادائیگی کی نیت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرض لیتا ہے اور اس کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، قیامت کے دن اللہ اس کی جانب سے قرض کی ادائیگی فرما دے گا، اور جو (شخص) قرض لے کر ادا کرنا نہیں چاہتا اور اسی حالت میں مر جاتا ہے (تو) قیامت کے دن اللہ اس سے فرمائیں گے کہ: ''اے میرے بندے! تو نے شاید سوچا ہوگا کہ میں میرے بندے کا حق تجھ سے نہیں لوں گا۔''

اس کے بعد قرضدار کی کچھ نیکیاں قرض خواہ (قرض دینے والے) کو دے دی جائیں گی اور جو قرض دار نے نیکیاں نہیں کی ہوں گی تو قرض خواہ کے کچھ گناہ لے کر قرضدار کو دے دیئے جائیں گے۔'' (طبرانی، حاکم)

یتیم کی ذمہ داری اٹھانے کا عظیم ثواب اور فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے معاشرہ میں پھنسے ہوئے غریب، فقیر، یتیم جن کا معاشرہ میں کوئی رتبہ نہیں، بیوہ، معذور، جن کا کوئی سہارا نہیں، ان کو ساتھ دینے، اپنی کمائی یا زراعت میں سے مدد کرنے والوں کے لئے کتنا بڑا درجہ بیان کیا ہے، جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایۂ ناز کتاب صحیح بخاری میں تین ابواب میں لکھا ہے۔ پڑھ کر عمل کر کے کامیابی حاصل کرو۔

پہلا باب

اس شخص کی فضیلت جو کسی ایک یتیم کی (کھانے، پینے، کپڑے کی) ذمہ داری اٹھائے۔

حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ میں (خاتم النّبیین حضرت محمد ﷺ) اور یتیم کی ذمہ داری اٹھانے والا جنت میں ایسے ہوں گے، شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ (بخاری شریف جلد۔ ۲، صفحہ۔ ۸۸۸)

اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ دونوں انگلیاں چھوٹی بڑی ہیں، بیچ والی انگلی شہادت کی انگلی سے تھوڑی بڑی ہے، اس طریقہ سے جنت میں داخل ہونے کے بعد درجۂ نبوت کا فرق ہوگا۔

دوسرا باب

بیوہ (جس کا شوہر انتقال کر گیا ہو) کی ضروریات پوری کرنے کے لئے محنت کرنے والے کا (ثواب)

حضرت صفوان بن سُلیم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بیوہ کے لئے کمائی کرے (اپنی کمائی میں بیوہ کے لئے کچھ فیصد طے کرے) اس کو ایسا ثواب ملے گا جیسا کہ وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا، دن میں روزہ رکھنے والا اور رات کو تہجد پڑھنے والا ہے۔ (بخاری شریف جلد۔۲، صفحہ۔۸۸۸)

تیسرا باب

فقیر، مسکین کی ضرورت پوری کرنے والے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ، بیوہ، فقیر کے لئے جو کوئی کماتا ہے وہ جہاد کرنے والے، رات کو تہجد پڑھنے والے اور دن میں روزہ رکھنے والے کی طرح ہے، ایسی تہجد کہ جس میں سستی نہیں کرتے۔ (بخاری شریف جلد۔۲، صفحہ۔۸۸۸)

یتیم: وہ لڑکا لڑکی جو نابالغ ہو اور ان کے والد انتقال کر گئے ہو۔ والد کے انتقال ہونے سے لڑکا لڑکی یتیم بن جاتے ہیں، اور بالغ ہونے سے یتیمی کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔

دوسو(۲۰۰)سال کی عبادت کا ثواب ملے گا

فضیلت: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، جب وہ نماز پڑھنے کے ارادہ سے چلتا ہے تو اس کے ہر قدم پر بیس(۲۰) نیکیاں لکھی جاتی ہیں،اور جب نماز سے فارغ ہوجاتا ہے تو اسے دوسو(۲۰۰)سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی)

ایک روایت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یوں بیان کیا گیا ہے کہ اس شخص کو ہر قدم پر بیس(۲۰)سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت کے روز تمام ایّام کو اپنی اپنی حالت پر لایا جائے گا،لیکن جمعہ کے دن کو ایک نورانی اور روشن چہرے کے ساتھ لایا جائے گا۔جمعہ پڑھنے والے نئے دلہے یا نئی دلہن کی طرح اس کو گھیر کر اس کی روشنی میں چل رہے ہوں گے،ان کا رنگ برف کی طرح اجلا ہوگا،

ان کا بدن کستوری کی طرح مہک رہا ہوگا۔ وہ لوگ کافور کے ٹیلوں پر گھوم رہے ہوں گے۔ ان کو دیکھ کر تمام لوگ متعجب ہوں گے اور ان کو بار بار دیکھیں گے، آخر وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے مرتبے کو وہ مؤذن جو پانچ (۵) مرتبہ اخلاص سے اذان کہتے ہیں ان کے علاوہ کوئی شخص نہیں پہنچ سکے گا۔ (طبرانی، ابن خزیمہ)

مطلب یہ ہے کہ ان اشیاء اور اعمال کو قیامت کے دن ایک شکل عطا کی جائے گی، جس کی وجہ سے قیامت کے دن لوگ پہچان لیں گے، مثال کے طور پر نماز کو ایک خاص شکل عطا کی جائے گی، روزہ کو ایک خاص شکل عطا کی جائے گی، رمضان کو ایک خاص شکل عطا کی جائے گی، اسی طرح دن اور مہینہ کو بھی ایک خاص شکل عطا کی جائے گی، دوسرے ایام کو تو معمولی شکل عطا کی جائے گی مگر جمعہ کو ایک نورانی اور چمکدار حالت میں قیامت میں پیش کیا جائے گا کہ جمعہ کی پابندی کرنے والے اور جمعہ کو پورے اہتمام کے ساتھ ادا کرنے والے جمعہ کے دن کو چاروں جانب سے اس طرح گھیر لیں گے، جیسے نئے دلہا یا نئی دلہن کو گھیر لیتے ہیں۔ سب جمعہ ادا کرنے والے جمعہ کے نور اور اس کی روشنی میں میدان قیامت عبور کر کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف
اسّی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ط

فضیلت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی (۸۰) مرتبہ (مذکورہ بالا) درود شریف پڑھے تو اس کے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسّی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسری جگہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اس کے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (فضائلِ اعمال، فضائل درود ص ۴۰/۴۱)

۸۰ مرتبہ= **80 TIMES**
۸۰ سال= **80 YEARS**

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

• • •

درودِ ابراہیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

اللہ کی نظرِ رحمت اور ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتوں کی دعائے مغفرت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلا اور اس نے کہا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا اِلَيْكَ، فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَآءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اتِّقَآءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِكَ، فَأَسْئَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

(ابن ماجہ: ۵۷، ابن خزیمہ، بسند کذا فی الترغیب: ۱/ ۲۱۵، کنز العمال: ۱۵/ ۹۶۔ ۴۱۵۳۵،
ماخوذ: حضرت مولانا یونس صاحب پالن پوری کی تصنیف "گلدستۂ مغفرت": ۱۱۸)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرنے والوں کے حق سے سوال کرتا ہوں اور اپنے اس چلنے کے حق سے سوال کرتا ہوں کہ میں شرارت تکبر ریا کاری اور دکھلاوے کے لئے نہیں نکلا میں تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلا ہوں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے آگ سے پناہ میں رکھیو اور میرے گناہ بخش دیجیو کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنا رخ کرتے ہیں اور ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے اسکے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کی نماز پوری ہوجاتی ہے۔

۷۰ ہزار= 70 THOUSAND

جمعہ کی نماز کے بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور معوذتین سات سات مرتبہ پڑھیے، تمام گناہ معاف ہوجائیں گے

(۱) **حدیث:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد سورۂ اخلاص، اور معوذتین سات (۷) سات (۷) مرتبہ پڑھے گا، تو اللہ رب العزت اسے آئندہ جمعہ تک برائی سے پناہ میں رکھے گا۔'' (گناہوں سے بچنے سے بڑھ کر انسان کے لئے کون سی بڑی بات ہوسکتی ہے؟)

(عمل الیوم واللیلہ؛ حصہ:۱، صفحہ: ۱۴۵)

(۲) **حدیث:** قشیری کی روایت میں حدیث کے الفاظ اس طریقے سے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد اسی حالت میں بیٹھ کر ''سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، اور معوذتین'' سات (۷) سات (۷) مرتبہ پڑھے گا، تو اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی اور جتنے انسان قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ان کی تعداد کے بقدر اسے ثواب عطا کیا جائے گا۔

(ابن حجر عسقلانی کی تصنیف ''الخصال المغفرت لذنوب المتقدمۃ والمتأخرۃ: ۹۸، گلدستۂ مغفرت: ۱۳۰)

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" پڑھو گناہ معاف ہوجائیں گے

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اعرابی! جب تو نے "سُبْحَانَ اللّٰہ" کہا تو تو نے سچ کہا، جب تو نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہا تو تو نے سچ کہا، جب تو نے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کہا تو تو نے سچ کہا، جب تو نے "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہا تو تو نے سچ کہا، جب تو نے یوں کہا "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" (اے اللہ! تو مجھے معاف فرمادے) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے تجھے معاف کردیا، اور جب تو یوں کہتا ہے کہ "اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ" (اے اللہ! تو مجھ پر رحم فرما) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے تجھ پر رحم کیا اور جب تو اس طریقہ سے کہتا ہے کہ "اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ" (اے اللہ! تو مجھے روزی عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے تجھے عطا کردی۔

(شعب الایمان، بیہقی: ۲: ۴۳۲۱: ۶۱۹)

• • •

ہر نماز سے قبل استغفار کرو، گناہ معاف ہوجائیں گے

حدیث: حضرت ام رافع رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوں تو دس (۱۰) مرتبہ ''سبحان اللہ'' پڑھو اور دس (۱۰) مرتبہ ''لآ الہ الا اللہ'' پڑھو اور دس (۱۰) مرتبہ ''اللہ اکبر'' پڑھو اور دس (۱۰) مرتبہ استغفار (استغفر اللہ) پڑھو۔ ''سبحان اللہ'' کے جواب میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ میرے لئے ہے اور جب تم ''لآ الہ الا اللہ'' کہتے ہو تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ میرے لئے ہے اور جب تم اللہ کی تعریف کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ میرے لئے ہے اور جب تم ''استغفر اللہ'' کہتے ہو تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے تیری مغفرت فرمادی (دس/۱۰ مرتبہ ''استغفر اللہ'' پڑھنے پر جواب میں دس مرتبہ ارشاد ہوتا ہے کہ میں نے تیری مغفرت فرمادی)

(ابن السنی باب عمل الیوم واللیلہ عن ام رافع کذا فی کنز العمال: ۵۳۱/۷)

•••

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ

جنت اس شخص کی ملاقات اور اکرام کے لئے مشتاق ہوگی

تنگی، مصیبت، بے چینی اور مشکلات کو دور کرنے کے لئے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ایک دعا

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، آپ کی امت میں سے جو کوئی شخص یہ دعا دل سے کرے گا تو اسکے گناہ معاف ہو جائیں گے، چاہے وہ سمندر کے جھاگ سے (بھی) زیادہ ہوں یا زمین کی مٹی کے برابر ہوں۔ اور آپ کی امت میں سے جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کے دل میں یہ دعا ہوگی، تو جنت اس کی (ملاقات اور اکرام کے لئے) مشتاق ہوگی اور دو فرشتے اس کے لئے مغفرت مانگیں گے اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے، پھر فرشتے اس کو پکاریں گے: اے اللہ کے دوست! جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جا۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا دَائِمًا وَّاَسْئَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّاَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَسْئَلُكَ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّاَسْئَلُكَ دِیْنًا قَیِّمًا وَّ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ كُلِّ بَلِیَّةٍ وَّاَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ وَاَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَاَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ وَاَسْئَلُكَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ ط

حضور ﷺ نے پوچھا کہ اے ابوذر! ایسی کون سی دعا ہے جو آپ روزانہ پڑھتے ہو؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: جی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو، میں نے یہ کلمات کسی انسان سے نہیں سنے، یہ کلمات میرے پروردگار نے میرے دل میں ڈالے ہیں، اور میں روزانہ دومرتبہ ان کلمات کے ذریعہ دعا کرتا ہوں پہلے قبلہ رخ ہوتا ہوں پھر کچھ دیر سبحان اللہ اور کچھ دیر اللہ اکبر پڑھتا ہوں اس کے بعد ان کلمات کے ذریعہ دعا کرتا ہوں۔ (الجامع الکبیر: ۳/ ۱۰۳)